Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 3 (2025)

Thematic Diversity in Khadija Mastur's Short Stories

خدیجہ مستور کے افسانوں میں موضوعاتی تنوع

Sumaira Liaqat
Scholar PhD Department of Urdu, Alhamd Islamic University Islamabad
Dr. Muhammad Sahib Khan
Assistant Professor Department of Urdu University of Chitral
Arashma Kiran
Scholar PhD Department of Urdu, Federal Urdu University of Science and Technology Islamabad

Abstract
Khadija Mastur's name is of immense importance among the female Urdu fiction writers. The number of her novels and collections of short stories is seven. But her novel "Aangan" proved to be such a novel that will always live in Urdu literature, rather, as its creator, Khadija Mastur's name will also live in Urdu literature. And she has written in Urdu on the sorrow of migration and women's problems in each of her writings with great skill and agility in a unique way. Being a woman, Khadija naturally sympathizes with women. The first story of her first collection of short stories, Khel, is in the background of a woman's loyalty and a man's infidelity and coincidentally, her last short story, Bharosa, is also on the same subject. The status, psychology and problems of women are her favorite topics. Thus, the number of her novels and short stories is seven. Khadija Mastur's progressiveness is clearly felt in both of her novels. She has portrayed the problems of social life well and excellently. She bases her novels on material facts and collective consciousness. So there is a huge diversity in her short stories.

Key Words: Khadija Mastur, "Aangan", fiction writers, great skill, agility, infidelity, coincidentally, excellently, collective consciousness.

خدیجہ مستور اردو کی نمایاں فکشن نگار ہیں۔ انھوں نے دو ناول اور پانچ افسانوی مجموعے یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کا یادگار ناول"آنگن"ہے جو ۱۹۶۲ کو چھپا اور اس کو آدم جی ادبی انعام سے نوازا گیا۔ دوسرا ناول "زمین"ہے جو ان کی وفات کے بعد ۱۹۸۳ء میں شائع ہوا۔ ان کے افسانوی مجموعوں کے نام یہ ہیں:

۱۔ کھیل
۲۔ بوچھار
۳۔ چند روز اور

۴۔ تھکے ہارے
۵۔ ٹھنڈا میٹھا پانی

یہ وہ بنیادی کتب ہیں جو انھوں نے اردو ادب کے خزانے میں شامل کیں۔ وہ ترقی پسند تحریک کی نمائندہ افسانہ نگار مانی جاتی ہیں، البتہ یہ ہے کہ ان کے ہاں دیگر ترقی پسندوں کی طرح سستی جذبات نگاری اور جنس نگاری نہیں بلکہ اُن کے ہاں ایک قسم کا ٹھہراؤ ملتا ہے۔ ان کے افسانوں میں عورت اور مرد کے تعلق کے بارے میں وسیع تجربات ملتے ہیں۔ ایک افسانے"بھروسہ "میں ان کے خیالات یوں ہیں:

> "نئیں، آٹا چائے اور مہنگا ہو جائے، ام عورت کاحکومت نہیں مانے گا۔ یہ امارہ بےعزتی ہے۔ عورت کو اللہ نے چوٹا بنایا ہے ۔(۱)"

اوپر والا مکالمہ ایک پٹھان کردار کا ہے۔ پٹھان ہمیشہ خواتین کی غیرت کرتا ہے لیکن یہ اس کی فطرت میں ہے کہ عورت کی ذرا سی اونچی آواز اس کے اندر کے مرد کو بغاوت پر آمادہ کر دیتی ہے اور پھر وہ آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ وہ بس یہ چاہتا ہے کہ عورت گھر کی ملکہ ہو باقی حیثیتیں وہ نہیں مانتا۔ خدیجہ مستور نے مرد کے کئی روپ اپنے افسانوں میں پیش کیے ہیں۔ کیوں کہ وہ جس سوسائٹی کےبارے میں لکھتی ہیں اُنھی کے ماحول کا حصہ بن جاتی ہیں۔ پھر وہ اسی طرح کے مکالمے اور منظر کشی کرتی ہیں، جو اس ماحول سے مطابقت رکھتے ہیں۔ایک اور کردار ہے جو ان کے افسانے"خرمن"کا مرکزی کردار ہے۔ یہ ایک کنیز ہے جو بڑی دبنگ قسم کی خاتون ہے۔ وہ کہتی ہے:

> "بڑے عسق کیے تھے" کنیز بڑبڑا اٹھی تھی،"روج روج باجرے کی روٹی اور دھنیے کی چٹنی ، بہت ہوا تو گڑ کی بھیلی مل گئی، اب غجب لے کر

بیٹھی رہ، مجدوری کیے بگیر پیٹ
بھرنے سے رہا۔"(۲)

مذکورہ افسانے میں علاقائی زبان استعمال کی گئی ہے جو ایک کنیز ہی کی زبان سے ادا کی جا سکتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ خدیجہ مستور اسی ماحول میں ڈھل جاتی ہیں اور پھر اس کہانی کے جیسے کردار ہوتے ہیں وہی ان کے افسانوں میں جگہ پاتے ہیں۔ اس طرح کا ایک اور مکالمہ بھی ان کے ایک اور افسانے"بھروسہ"سے لیا گیا ہے:

"جھورن جندگی بھر تیرے نام پہ بیٹھی
رہے گی اور دوسروں کے بچے اسی
اسپتال میں آکر پیدا کرے گی۔(۳)"

ان کے افسانوں کے بعض کردار ان کے متقدمین فکشن نگاروں سے متاثر ہو کر تخلیق کیے گئے ہیں۔ یہ کردار ان کے افسانے "لعنتی"کا ہے جو "امراؤجان ادا"کے گوہر مرزا اور ان کے اپنے ناول "آنگن"کے اسرار میاں سے خاصا مطابقت رکھتا ہے۔وہ مذکورہ افسانے میں لکھتی ہیں:

"اللہ تیرا شکر ہے کہ دونوں بھائی
گلے ملے۔
"خوش رہو سعادت"
وہ سب کی طرف دیکھ کر بڑے فخر سے
مسکرائے، مگر پھر ایک دم ہونٹ بھینچ
لیےــــــــارے یہ تو موت کا گھر ہےانھوں نے
نظریں جھکا لیں۔
"دفع ہو لعنتی ـــــــچھوٹےچچا جان بڑے
کرب سے چیخے۔ ہے کس ماں کی اولاد، موت
پر گلے مل مل کر خوش ہو رہا ہے۔(۴)"

"لعنتی"نام کے اس افسانے کا کردار بھی راندہ درگاہ ہے۔ اس کردار سے قاری کو"امراؤ جان ادا"کے کردار گوہر مرزا اور"آنگن"کے کردار میاں کی یاد ا جاتی ہے۔ کیوں کہ یہ کردار ان دونوں معروف کرداروں سے متاثر ہے۔

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 3 (2025)

ایک اور افسانہ"راستہ"کا موضوع غربت ہے جس میں ایک عورت کی کہانی ہے۔ اس عورت کے گھر میں کوئی کمانے والا مرد نہیں جس کی وجہ سے وہ خود کو بیچنے پر مجبور ہے۔ یہ عورت معاشرے کے مردوں کے لیے تکیہ کا کام دینے پر مجبور ہے۔ ایک رات سنیما میں "سیکنڈ شو"کے بعد گھر آ رہی ہے کہ ایک مرد اس سے ٹکرا جاتا ہے۔ ان دونوں کے درمیان مکالمہ ملاحظہ ہو:

"تم تھکی تو نہیں؟"اس نے پوچھا۔
"میں تمہارے ساتھ چلتے ہوئے پہلے کبھی تھکی ہوں"

عورت نے اپنا ہاتھ ایک بار پھر اس کے ہاتھ میں دے دیا۔ اس نے اس ننھے منے کنول کو اپنی مٹھی میں دبا لیا۔ مگر جلد ہی ایسے محسوس ہوا کہ یہ ہاتھ نہیں بجلی کا پاور ہاؤس۔ یہیں سے تو بجلی کی لہریں پھوٹتی ہیں۔ اسی ہاتھ کے دم سے سارا شہر روشن ہے۔(۵)"

مذکورہ افسانے سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ انسانی جذبات کا اندازہ اس کے ہاتھ سے ہو جاتا ہے۔ جتنی جذبات میں گرمی ہو گی اتنا ہی ہاتھ گرم ہو گا۔ اسی طرح اگر ہاتھ گرم ہو تو یہ بخار کی علامت بھی ہو سکتا ہے۔ اس افسانے کے یہ دونوں کردار میاں بیوی نہیں ہیں مگر ضرورت ان کوایک ہی مورچے میں لانے پر مجبور کر دیتی ہے، وہ میاں بیوی نہ ہوتے ہوئے بھی محبت کی ڈور میں بندھے ہوئے ہیں۔ اس طرح یہ دونوں آپس میں اپنے اپنے گھر کے حالات اور بچوں کی پریشانیاں بیان کر رہے ہوتے ہیں۔

چوں کہ خدیجہ مستور ترقی پسند تحریک سے متاثر تھیں اور ان کے ہاں ادب برائے زندگی کا نعرہ عام ہے۔ اس حوالے سے ان کے اکثر و بیش تر افسانوں میں طبقاتی نظام کے خلاف بغاوت کے آثار پائے جاتے ہیں۔ وہ مزدوروں کے مسائل سے پوری طرح آگاہ ہیں اور سرمایہ دارانہ نظام س نفرت ان کی مٹھی میں بند ہے۔ مزدور طبقہ

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 3 (2025)

کے حوالے سے ان کے ایک افسانے"باندی کی عید"سے ایک اقتباس یہ ہے:

"گلشن! اب میرے لیے پانی گرم اور دیکھو اُن سب کے لیے یہیں جائے لے آ۔ ناہید نے بچوں کے کنگھی کرتے ہوئے چیخ کر کہا اور گلش پیالیاں سینی میں رکھ کر کمرے میں لے گئی۔ بچے جھپٹ جھپٹ کر پیالیاں اٹھانے لگے۔ کسی کا ہاتھ جلا اور کسی کے کپڑوں پر چائے گری تو کسی کے چائے پیتے میں ہونٹ جلے۔ کھڑی کیا دیکھ رہی ہے مردار! جاکر اب میرے لیے بھی پانی سمو دے"

ناہید نے گلشن کو کھڑے دیکھ کر کہا۔

"ابھی تو آپ کا پانی گرم بھی نہیں ہوا"

"پانی کیسے گرم ہو" ادھرکھڑی حرام زادی جا جلدی۔(۶)"

اوپر کے افسانے سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ خدیجہ مستور کو ہر ماحول کے حوالے سے مکمل معلومات حاصل ہیں۔ وہ مزدوروں اور غربا کے ماحول سے پوری طرح واقف ہیں۔ غریبوں کے بچے جس ماحول میں پلتے ہیں اور جس طرح وہ ماں باپ سے اپنی فرمائشیں پوری کروانے کے فن سے واقف ہوتے ہیں اور ماں باپ ان کی ننھی منی فرمائشیں پوری کرنے کے لیے اپنی ہر کوشش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے افسانوں میں غریب طبقے کے حوالے سے باخبری کا مکمل احساس ملتا ہے۔ ان کے بارے میں اختر حسین رائے پوری کہتے ہیں:

"زبان وہ صاف لکھتی ہیں۔ البتہ اس سے اندازہ نہیں ہوتا کہ وہ جھلائی

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 3 (2025)

ٹولہ لکھنو کی رہنے والی ہیں۔ مجھے
امید ہے کہ اگر صحت نے انھیں خوش
اسلوبی سے مشق جاری رکھنے کی
اجازت دی اور انھیں سازگار ماحول ملا
تو وہ یقیناً اردو انشا نگاری کی آئندہ
ترقی میں نمایاں حصہ لیں گی۔(۷)"

اسی طرح ان کے افسانوں"ذولی"،"دادا"اور"دس نمبری"میں بھی مزدوروں کے خاندانوں کے حوالے سے غریبوں اور متوسط طبقے کے مسائل کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ وہ طبقاتی فرق کے حوالے سے بہت عمدہ افسانے تخلیق کرتی ہیں۔ انھوں نے امیر طبقے کی غلطیوں اور کوتاہیوں سے مکمل پردہ اٹھایا ہے۔ غریبوں کے مسائل سے چوں کہ وہ باخبر ہیں اس لیے وہ چھوٹی چھوٹی جزئیات سے پردہ اٹھاتی ہیں۔ ان کے ہاں حقیقت نگاری ملتی ہے۔ جس میں معاشرے کا بھرپور چہرہ نظر آجاتا ہے۔ان کے ناول"زمین "سے ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

"اصلی مہاجر تو ہم لوگ ہیں۔ باقی
رہے غربا تو وہاں بھی جھونپڑی میں
رہتے تھے ۔ فٹ پاتھ یا دکانوں کے
تھڑوں پر سوتے تھے۔ ایسے لوگ یہاں
بھی خود ہی اپنی جگہ بنا لیں گے۔
حکومت بھی دراصل ہمارے جیسے
لوگوں کی آباد کاری کا نعرہ لگا رہی
ہے۔(۸)"

اوپر کا اقتباس اس بات کا گواہ ہے کہ مزدور طبقہ ہمیشہ محنت کی چکی میں پستا ہے اور دولت مند طبقہ ان کی ہڈیوں پر اپنی دولت کے عالی شان محلات بناتا ہے۔ اس طبقے نے ہمیشہ سے غریب کا استحصال کیا ہے جس سے دنیا میں ناانصافی کا نظام چلا آرہا ہے۔ امیر ہمیشہ لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم رکھتا ہےاور ناداروں کے ساتھ ظلم کا برتاؤ روا رکھتا ہے۔ افسانے کی اس جہت کے حوالے سے عبادت بریلوی کے الفاظ یہ ہیں:

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 3 (2025)

"فنی اعتبار سے مختصر افسانہ انیسویں صدی کے آخر کی پیداوار ہے، جب صنعتی انقلاب کے باعث ساری دنیا ایک تبدیلی سے دوچار ہو رہی تھی۔ --- ان حالات میں رہن سہن کے طور طریقے بدلے، ضرورتیں بدلیں اور انسان ذہنی حیثیت سے بالکل ایک دوسری سطح پر آگیا۔ حالات و واقعات کے تقاضوں نے اس کو مجبور کیا کہ وہ ان پرانی چیزوں سے قطع تعلق کرے جن کی پہلے دور میں حکمرانی تھی ۔(۹)"

اس فضا میں خدیجہ مستور نے افسانے تخلیق کیے۔ وجہ یہ ہے کہ اس دور میں ہر طبقہ فکر نئے رجحانات سے متاثر ہو رہا تھا۔ نیا ملک بنا تھا اور نو دولتیے معاشرہ میں اپنے پنجے گاڑھ رہے تھے۔ نیا سرمایہ دارانہ نظام اپنے ساتھ مختلف طرح کے رجحانات لا رہا تھا۔ اس سے ہر سطح پر معاشرتی تبدیلیاں ارہی تھیں۔

ترقی پسند تحریک کے ابتدائی ایام میں اس کا زور و شور انتہا درجے پر تھا۔ یہ ایک نعرہ بن چکا تھا اور ہر خاص و عام اور ہر قسم کا ادیب اس سے متاثر ہو رہا تھا۔ غربت کے مارے لوگ سرمایہ داروں کے خلاف نفرت کے جذبات سے بھرے ہوئے تھے۔ وجہ یہ تھی کہ ہر جگہ غریبوں اور ناداروں پر ظلم و ستم ڈھائے جارہے تھے۔ اس وجہ سے ہمارے اکثر افسانہ نگاروں نے اس عالمی اثر کے تحت برطانوی، فرانسیسی، روسی اور دیگر مغربی افسانہ نگاروں جیسے افسانے لکھے۔ اس حوالے سے مغربی افسانوں کو اردو میں ترجمہ کرنے کا رجحان بھی بڑھا۔ اس رجحان سے اردو افسانے پر اسلوبیاتی، فنی، تکنیکی اور موضوعاتی اعتبار سے مثبت اثرات پڑے۔ ان ترجمہ شدہ افسانوں نے اردو کا دامن مختلف النوع موضوعات سے

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 3 (2025)

بھر دیا۔ اس سے اردو افسانے لے دو مختلف قسم کے رجحان متعارف ہو۔

۱۔ اصلاحی

۲۔ رومانی

اصلاحی میلان کے تحت اردو کے ابتدائی افسانہ نگاروں پریم چند، سجاد حیدر یلدرم، سلطان حیدر جوش، حجاب امتیازعلی، فرمان فتح پوری اور کلیم احمد شجاع وغیرہ نے یہ رنگ اختیار کیا۔ ان افسانہ نگاروں کے ہاں رومانی اصلاحی نقطہ نظر کے نئے نئے زاویے متعارف ہوئے۔ ان افسانہ نگاروں کے برتے ہوئے موضوعات خاصے متنوع تھے اور ان میں دل کشی پائی جاتی تھی۔ اس طرح اردو افسانے میں اصلاحی رجحان کے تحت نئے نئے جہاں متعارف ہوئے۔

رومانوی رجحان کا نقطہ آغاز "مخزن"کا۱۹۰۱ء میں اجراء تہاجس سے رومانی فضا باقاعدہ طور پر فروغ پا گئی۔ یہ رسالہ رومانیت کا باقاعدہ عَلم بردار تھا۔ اُس وقت ٹیگور کی ماورائیت، ابوالکلام آزاد کی انفرادیت، اقبال کی روایت شکنی اور سجاد حیدر یلدرم کی جمال پرستی جیسے موضوعات کو رومانیت سے تشبیہ دی گئی۔ اس سے "مخزن"نے نئے نئے زاویے متعارف کرائے۔ بعد میں اس سے متاثرہ ادیبوں میں نیاز فتح پوری، مجنوں گورکھپوری، سجاد انصاری نے رومانیت کو نئے نئے معنی پہنائے۔ سجاد انصاری کے ہاں جذباتی رجحان نے ان کی رومانیت میں ایک نیا تلاطم برپا کیا۔ البتہ یہ ہے کہ ان کے ہاں زیریں سطح پر غوروفکر کی لہریں بھی رواں دواں ہیں۔ نیاز فتح پوری کے ہاں تخیلاتی اور دیومالائی فضائیں رومان کے حسین خواب کو مزید دل کش بناتی ہیں اور یوں ان کی تخلیقات میں ایک داستانی فضا کو جنم دیتی ہیں۔ قاضی عبد الغفار کے ہاں فلسفیانہ مباحث ان کی رومانیت کو مزید خوب صورت بنا کر ناظرین و قارئین سے داد و تحسین حاصل کرتے ہیں۔ تاہم ان دونوں رجحانات کے اثرات مدہم پڑے تو فکشن میں حقیقت نگاروں نے جنم

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 3 (2025)

لیا اور اس طرح سماجی، طبقاتی، نفسیاتی اور علامتی حقیقت نگاری کے زیرِ اثر نئے نئے افسانوی مجموعے تخلیق کیے جانے لگے۔

اوپر کی ساری بحث سے یہ مقصود ہے کہ اردو افسانے میں حقیقت نگاری اور ترقی پسندی کے زیرِ سایہ افسانہ نگاری کی نمائندہ آواز خدیجہ مستور کی ہے۔

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 3 (2025)

حوالہ جات

۱۔ خدیجہ مستور، مجموعہ خدیجہ مستور، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۰ء،ص۲۴۷
۲۔ ایضاً،ص۱۴۲
۳۔ ایضاً،ص۱۶۵
۴۔ ایضاً،ص۱۳۹
۵۔ ایضاً،ص۳۱۵
۶۔ ایضاً،ص ۹۷
۷۔ اختر حسین رائے پوری،دیباچہ، بوچھار، مشمولہ، مجموعہ خدیجہ مستور، از خدیجہ مستور، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۰ء،ص۱۲
۸۔ خدیجہ مستور،زمین، علم و عرفان پبلشرز، لاہور،۱۹۹۸ء،ص۴۳
۹۔ ڈاکٹر عبادت بریلوی،تنقیدی زاویے، مکتبہ اردو ، لاہور، ۱۹۵۱ء،ص۲۳۵
۱۰۔ عبدالسلام ،ڈاکٹر، تقسیم کے بعد اردو ناول، مشمولہ، اردو نثر کا فن ارتقا، از ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ۲۰۱۲ء، ص۱۳۶،۱۳۷
۱۱۔ احسن فاروقی، سنگم،ص۳۵،۳۶،۴۱،۱۱۵
۱۲۔ ممتاز احمد خان، ڈاکٹر، آزادی کے بعد اردو ناول،ص۱۶۰